خلافت لائبریری ربوہ

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 225 | ہفتہ 8 جمادی الثانی 1418ھ 11 اخاء 1376ہش 11 اکتوبر 1997ء

خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کرلی ہے۔ ظاہر کچھ چیز نہیں۔ خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اس کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر فرض (-) سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اس کو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے۔ اس سے بچو۔ دعا کرو تا تمہیں طاقت ملے۔ جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔

(روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ یاد رکھو کہ وہی بخیل نہیں ہے جو اپنے مال میں سے کسی مستحق کو کچھ نہیں دیتا بلکہ وہ بھی بخیل ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہو اور وہ دوسروں کو سکھانے میں مضائقہ کرے۔ محض اس لئے اپنے علوم و فنون سے کسی کو واقف نہ کرنا کہ اگر وہ سیکھ جاوے گا' تو ہماری بے قدری ہو جاوے گی یا آمدنی میں فرق آ جائے گا' شرک ہے' کیونکہ اس صورت میں وہ اس علم یا فن کو ہی اپنا رازق اور خدا سمجھتا ہے۔ اسی طرح پر جو اپنے اخلاق سے کام نہیں لیتا' وہ بھی بخیل ہے۔ اخلاق کا دینا یہی ہوتا ہے کہ جو اخلاق فاضلہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے دے رکھے ہیں' اس کی مخلوق سے ان اخلاق سے پیش آوے۔ وہ لوگ اس کے نمونہ کو دیکھ کر خود بھی اخلاق پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔

اخلاق سے اس قدر ہی مراد نہیں ہے کہ زبان کی نرمی اور الفاظ کی نرمی سے کام لے۔ نہیں۔ بلکہ شجاعت' مروت' عفت جس قدر قوتیں انسان کو دی گئی ہیں۔ دراصل سب اخلاقی قوتیں ہیں' ان کا برمحل استعمال کرنا ہی ان کو اخلاقی حالت میں لے آتا ہے۔ ایک موقعہ مناسب پر غضب کا استعمال بھی اخلاقی رنگ اختیار کرلیتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 289)

اللہ کی راہ میں خرچ کیا ہوا مال ہمیشہ بڑھتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے کہ کوئی دانہ کھیت میں ڈالا جائے اور وہ دانہ سات بالیں نکالے اور ہر بال میں سو دانہ ہو گویا ایک دانہ سے سات سو گنا پیدا ہوا۔ یہ ایک مثال ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے (-) اس سے بھی بڑھا کر دیتا ہے اور اس سے بھی زیادہ بڑھاتا ہے۔ خدا کی طرف سے دینے میں بخل تو تب ہو جبکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کسی چیز کی کمی ہو (-) اللہ بڑی وسعت بڑی فراخی والا ہے۔ اور پھر اللہ علیم ہے وہ جانتا ہے کہ یہ شخص کس قدر انعام کا مستحق ہے۔ اگر کوئی کروڑوں گنے کا بھی مستحق ہو تو بھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے خرچ کئے ہوئے کو اس کے لئے بڑھا دے گا۔

دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ جب زمیندار دانہ زمین میں ڈال دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو بڑھا کر دیتا ہے تو جو شخص اللہ کی راہ میں خرچ کرے گا کیسے ممکن ہے کہ اس کا خرچ کیا ہوا ضائع جائے۔ اللہ کی راہ میں خرچ کئے ہوئے کا تو کم از کم سات سو ملتا ہے اور اس سے زیادہ کی کچھ حد بندی ہی نہیں۔ اگر انتہائی حد مقرر کردی جاتی تو اللہ تعالیٰ کی ذات کو بھی محدود ماننا پڑتا۔ جو خدا تعالیٰ میں ایک نقص ہوتا۔ اس لئے فرمایا کہ تم خدا کی راہ میں ایک دانہ خرچ کرو گے تو کم از کم سات سو دانہ ملے گا۔ اور زیادہ کی کوئی حد نہیں جتنا بھی مل جائے۔ یاد رکھو کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ضائع کرنا نہیں بلکہ بڑھانا ہے۔

حضرت مسیح ناصری نے فرمایا ہے کہ اپنے مال کو وہاں جمع کرو جہاں کوئی چور چرا نہیں سکتا۔ اور غلہ کو وہاں رکھو جہاں کوئی کیڑا کھا نہیں سکتا۔ یہ حضرت مسیح نے اپنے رنگ میں اچھی بات کہی ہے۔ مگر (کلام الٰہی) ان سے بڑھ کر کہتا ہے۔ انہوں نے صرف یہ فرمایا ہے۔ کہ تم اگر خدا کے خزانہ میں جمع کرو گے تو کوئی چرا نہیں سکے گا۔ لیکن (کلام الٰہی) کہتا ہے کہ اگر تم خدا کے خزانہ میں جمع کرو گے تو یہی نہیں کہ کوئی اس کو چرائے گا

باقی صفحہ 8 پر

انسان کو لازم ہے کہ اپنی بساط سے بڑھ کر قدم نہ مارے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست دعا

○ مکرم عطیۃ الودود صاحبہ زوجہ نوید احمد سعید صاحب مربی سلسلہ بیمار ہیں۔ عطیۃ الودود صاحبہ مکرم عبدالرزاق صاحب پی ٹی آئی جامعہ احمدیہ کی بیٹی ہیں۔ احباب سے دعاؤں کی درخواست ہے۔

○ مکرم ناصر محمود بٹ صاحب مربی سلسلہ قصور کی اہلیہ مکرمہ تابندہ ناصر کی ریڑھ کی ہڈی کا اپریشن 97-9-27 کو ہوا ہے۔ جو کامیاب رہا ہے۔ اپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں اور موصوفہ کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم ملک خلیل الرحمان صاحب حلقہ دارالذکر گڑھی شاہو لاہور ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ ایک اپریشن بھی ہو چکا ہے۔ موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

○ مکرم راجہ عتیق احمد صاحب ابن مکرم راجہ منیر احمد صاحب کا نکاح عزیزہ سعدیہ حنا ملک صاحبہ بنت مکرم ملک محمد قاسم مجوکہ صاحب وائس پریذیڈنٹ زونل چیف یو بی ایل خوشاب کے ساتھ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ ربوہ نے مورخہ 6-اکتوبر 1997ء کو بیت المبارک ربوہ میں بعد از عصر پڑھا۔ مکرم راجہ عتیق احمد صاحب مکرم راجہ نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ کے بھتیجے ہیں۔ اور عزیزہ سعدیہ حنا ملک صاحبہ ان کی بھانجی ہیں۔

احباب کی خدمت میں اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

احباب جماعت سے ضروری گذارش

○ تحریک جدید کا سال ختم ہونے والا ہے ایک ماہ باقی رہ گیا ہے۔ احباب سے ضروری درخواست ہے کہ اپنا چندہ تحریک جدید جن کے ذمہ باقی ہے ادا کرکے رضاء الٰہی حاصل کریں۔ عہدیداران بقایاداروں کی فہرستیں تیار کرکے گھر گھر جا کر چندہ تحریک جدید کی وصولی کریں اور وصول شدہ چندہ تحریک جدید جلد از جلد مرکز روانہ کیا جائے۔ یہ تسلی کرلیں کہ کوئی فرد بھی بقایادار نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ اور حسنات دارین سے نوازے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

11 اخاء 1376 ھش — 11 اکتوبر 1997ء

جماعت کا استحکام

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) جماعت میں تفرقہ اندازی سے بچنے کے لئے نصیحت کرتے ہوئے اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ فتنے کی کسی چھوٹی بات کو بھی چھوٹا نہ سمجھا جائے۔ فتنہ ہمیشہ چھوٹی چھوٹی باتوں سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ عام طور پر سمجھا یہ جاتا ہے کہ یہ تو ایک چھوٹی سی بات ہے اس کا کیا نتیجہ نکلے گا۔ کرلی تو کیا حرج ہے۔ لیکن لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ چھوٹی بات بھی بڑے بڑے نتائج پیدا کر دیتی ہے۔ اول تو یہ کہ چھوٹی چھوٹی باتیں مل کر بھی بہت بڑی بات بن جاتی ہے۔ اور پھر اگر دیکھا جائے تو چھوٹی سی بات دل پر تو ضرور اثر کرتی ہے۔ اور دل پر اثر کرنے کی وجہ سے وہ اس بات کی طرف میلان کا موجب بن جاتی ہے کہ اب انسان بڑی باتیں بھی کرے اور اس طرح فتنے پھیلنے کا دروازہ کھلتا چلا جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"میں احمدی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ پہلوں کے حالات سے نصیحت پکڑے۔ پہلے مفسد ہوئے اب بھی ہوں گے اور یاد رکھو کہ فتنہ چھوٹی چھوٹی باتوں سے ہی پیدا ہوا کرتا ہے۔ نتیجہ میں پہلوں کے حالات کو سامنے رکھ لو۔ اگر فتنے کی راہوں سے بچنے کی کوشش نہیں کرو گے تو خوب یاد رکھو کہ ان لوگوں کا نتیجہ کیا ہوا تھا۔ جو ان کا انجام ہوا وہی تمہارا ہوگا۔ یعنی جماعت کی تباہی اور ہلاکت۔ ہمیشہ احتیاط کرو کہ کہیں فتنے کا موجب نہ بن جاؤ۔ جماعت میں تفرقہ اندازی سے بڑھ کر ہلاکت کی راہ کوئی نہیں۔ جو رستہ پہلے خطرناک ثابت ہوا ہو کوئی دانا اس راستے پر نہیں چلتا۔ کیا کوئی شخص ہے جو گلے پر چھری پھیر لیتا ہو۔ ہرگز نہیں۔ کیوں نہیں۔ اس لئے کہ جانتا ہے کہ چھری پھیرنے سے گلا کٹ جائے گا۔ کوئی نہیں جو سانپ کے بچہ سے کھیلے۔ وہ جانتا ہے کہ سانپ ڈنگ مارے گا جس سے جان جائے گی۔ کوئی انسان نہیں دیکھا ہوگا جو جنگلی شیر کے منہ میں دیدہ و دانستہ اپنا ہاتھ ڈال دے۔ کیونکہ جانتا ہے کہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ شیر چیر پھاڑ کر ٹکڑے کر ڈالے گا۔ مگر فتنے کی راہ اس سے بھی زیادہ تجربہ شدہ ہے۔ سانپوں سے ڈسے ہوئے بچ جاتے ہیں شیر کے پھاڑے ہوؤں کا علاج ہو جاتا ہے۔ آگ سے سلامتی ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر نہیں سلامتی تو فتنہ کے بعد۔ کوئی نظیر نہیں بتلائی جاسکتی کہ فتنہ کے بعد کوئی قوم سلامت رہی ہو"۔

اس ارشاد میں متعدد باتوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ فتنے کی کسی بات کو چھوٹی نہ سمجھیں۔ کیونکہ جب فتنے کی بات کی جاتی ہے تو اپنے دل میں بھی فساد پیدا ہوتے ہیں اور دوسروں کے دل میں بھی فساد کا بیج بویا جاتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ درخت کی نسبت بیج کتنا چھوٹا ہوتا ہے۔ کسی بڑے سے بڑے درخت کا بھی ذکر کیجئے تو آپ کو اس کا بیج بہت چھوٹا سا نظر آئے گا۔ بڑ کا درخت کتنا بڑا درخت ہوتا ہے اور اس کا بیج کتنا چھوٹا ہوتا ہے۔ بیج ہی سے درخت بنتا ہے۔ اگر کوئی یہ سمجھے کہ بیج اتنا چھوٹا ہے اسکا بڑا درخت نہیں بن سکے گا تو یہ اس کی غلطی ہے۔ وقت تو لگتا ہے اور لگے گا لیکن وہ بیج آہستہ آہستہ پھوٹ کر پودا اور پھر درخت بننا شروع ہو جائے گا اور بہت بڑا درخت بن جائے گا۔ فتنے کی بات بھی ایک بیج کی طرح ہے وہ اپنے دل میں بھی آہستہ آہستہ فتنے کا پودا پیدا کرنا شروع کر دیتی ہے۔ اور دوسروں کے دلوں میں بھی۔ اور ایسا کرنے سے فتنے کی بات کرنے کی طرف میلان بڑھ جاتا ہے۔ ایک بات کی' اور اس کے بعد ایک اور کی' اور پھر ایک اور کی۔ تو گویا کہ یہ چھوٹی چھوٹی باتیں بھی جمع ہو کر ایک بہت بڑی بات بن جاتی ہے۔

پس پہلا ارشاد تو یہ ہے کہ فتنے کی کسی بات کو چھوٹی نہ سمجھا جائے۔ اور جہاں تک سمجھنے کا تعلق ہے تجربے سے بڑھ کر کوئی بات انسان کو کچھ سمجھا نہیں سکتی۔ جب انسان دیکھتا ہے کہ گڑھے میں گرنے سے چوٹ لگتی ہے تو اسے خود گڑھے میں گر کر دیکھنے کی ضرورت نہیں بلکہ یہاں تک کہا جاتا ہے کہ عقلمند وہ شخص ہے جو دوسروں کے تجربے سے فائدہ اٹھائے نہ کہ خود تجربہ کرتا پھرے۔ آگ میں ہاتھ ڈالا جائے تو جل جاتا ہے۔ کسی کے جلے ہوئے ہاتھ کو دیکھ کر انسان خود اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ مجھے آگ میں ہاتھ نہیں ڈالنا۔ لیکن وہ اگر خود تجربہ کرنے بیٹھ جائے تو اپنا ہاتھ جلا لے گا۔

پس تجربہ نہایت ضروری ہے اور یہ دنیا ایک عرصے سے چلتی چلی آرہی ہے اس میں ہر قسم کی باتیں ہو چکی ہیں۔ کہتے ہیں کہ اس آسمان کے نیچے کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ اگر ہم اس بات کو مدنظر رکھیں تو ہمیں خوب پتہ چل سکتا ہے کہ پہلے بھی جماعتوں میں اور گروہوں میں فتنے پیدا ہوتے رہے ہیں اور تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ ان فتنوں کا نتیجہ کیا تھا۔ وہ جماعتیں بھی ہلاک ہوگئیں وہ گروہ بھی ہلاک ہوگئے۔ فتنہ تو چھوٹا سا تھا۔ لیکن بڑھتے بڑھتے وہ ساری جماعت اور سارے گروہ پہ حاوی ہوگیا اور ایسا ہونے کی وجہ سے وہ جماعت اور وہ گروہ تباہ ہوگئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اگر ہم تاریخ کا مطالعہ کریں تو ہمیں یہ بات آسانی سے سمجھ میں آجائے گی کہ پہلے لوگوں میں جب فتنہ پیدا ہوا تو وہ تباہ ہوگئے اور اگر ہم فتنہ سے بچنے کی کوشش نہیں کریں گے تو خدانخواستہ ہمارا بھی یہی حال ہوگا کیونکہ جو کام پہلوں نے کیا اگر ہم وہ کریں گے تو وہی انجام ہمارا ہوگا جو پہلوں کا انجام ہوا۔

پس اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں ہمیشہ احتیاط کرنی چاہئے کہ ہم میں سے کوئی فتنے کی بات نہ کرے کوئی فتنے کا موجب نہ بن جائے۔ بعض باتیں ہمارے منہ سے نکلتی ہیں تو ہم پہلے سوچتے ہی نہیں کہ ان کا پس منظر کیا ہے۔ ہم پوری طرح بات کو جانتے نہیں اور اس کا ایک زاویہ دیکھ کر ایسی بات کر دیتے ہیں کہ اس سے لوگوں کے دلوں میں بدظنی پیدا ہو جاتی ہے۔ ہمارے لئے یہ واضح ہے کہ جو بات ہم کرنا چاہتے ہیں اس کے تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھیں ایسا نہ ہو کہ جو پہلو ہمارے سامنے نہیں ہیں ان کو چھوڑ کر جب اس پہلو کی بات کریں گے جو ہمارے سامنے ہے تو لوگوں کو غلط راستے پر ڈالنے والے بنیں گے۔

حضرت صاحب مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جو باتیں تکلیف دہ ہوتی ہیں' جن باتوں سے نقصان اٹھایا جاتا ہے' جب ان کے متعلق ہم دیکھ لیتے ہیں کہ دوسروں کو تکلیف ہوئی اور دوسروں نے نقصان اٹھایا تو ہم اپنے اوپر ان باتوں کو وارد نہیں کرتے۔ اس سلسلے میں آپ گلے پر چھری پھیرنے' سانپ سے کاٹے جانے اور جنگلی شیر کے منہ میں دیدہ و دانستہ ہاتھ دینے کی مثالیں دیتے ہیں۔ یہ ساری باتیں تکلیف پہنچانے والی ہیں۔ یہ ساری باتیں دوسرے لوگوں کے ساتھ ہو چکی ہیں۔ پس ان کے تجربہ سے ہمیں فائدہ اٹھانا چاہئے اور ہمیں ان باتوں سے بچنا چاہئے۔ فتنہ بھی اسی طرح کی چیز ہے جماعت قائم اس طرح رہتی ہے کہ جماعت کے استحکام کے سلسلے میں باتیں کی جائیں۔ اگر کسی بات کا کوئی ایسا پہلو ہمارے سامنے آئے جو ناپسندیدہ ہو تو ہمیں چاہئے کہ ہم اس پہلو پر بھی پوری طرح غور کریں کہیں ہماری اپنی غلطی تو نہیں۔ اور اس کے علاوہ اس بات کے دوسرے پہلوؤں پر بھی غور کریں کہ ہوسکتا ہے ننانوے باتیں ٹھیک ہوں اور صرف ایک بات کے متعلق ہمیں غلط فہمی پیدا ہوئی ہو اور ان ننانوے باتوں کو چھوڑ کر ہم اس بات کے پیچھے دوڑ پڑیں۔ یہ فتنے کا باعث ہوگا۔

پس ہم سب کا یہ فرض ہے کہ ہم کوئی ایسی بات نہ کریں جو فتنے کا بیج بن سکے۔ ہمارے اپنے دل میں بھی اور دوسروں کے دلوں میں بھی۔ جماعت کو محفوظ رکھنے جماعت کو مستحکم بنانے اور جماعت کی ترقی کے لئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ہم اس کے متعلق اچھی باتیں سوچیں اور اچھی باتیں کریں۔ اور اگر کوئی ایسی بات ہمارے سامنے آئے یا ہم اس بات کو سمجھیں کہ اچھی نہیں ہے تو اس پر غور کریں اور اس کے تمام پہلوؤں کو سامنے لانے کی کوشش کریں۔ اور بلاوجہ اس چھوٹی سی بات کو لے کر لوگوں میں فتنہ نہ پھیلانا شروع کر دیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اچھی اچھی باتیں کریں۔ فتنے سے بچیں۔ اور جماعت کو بھی فتنے سے محفوظ رکھیں۔ حضرت امام جماعت الثانی کا یہ ارشاد ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے کہ چھوٹی سی بات کو چھوٹی نہ سمجھا جائے۔ بعض اوقات بلکہ اکثر اوقات اس کے برے نتائج سامنے آتے ہیں اور ان برے نتائج سے جماعت کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہوتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم جماعت کے استحکام کے لئے کام کریں ہماری ہر بات سے جماعت کو زیادہ سے زیادہ استحکام ملے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

سوچتا ہوں تو یہ دنیا ہے معمہ کی طرح
دیکھتا ہوں تو بڑی سہل نظر آتی ہے
سانس کی آمد و شد یوں تو مسلسل ہے مگر
میری فطرت ہے کہ ہر بات سے گھبراتی ہے
سوچ کو اپنی جو تَج دوں تو یہ مشکل ہے بہت
آنکھ جب دیکھنے لگتی ہے تو شرماتی ہے

ابوالاقبال

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قمر سردار خان

حضرت مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی باتیں

ایک دفعہ آپ میرے کیریئر کے متعلق دعا کر رہے تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ کچھ عرصہ کے بعد میری تعیناتی کے سلسلے میں کچھ واقعات تسلسل کے ساتھ ہوں گے پہلے مجھے پشاور میں پوسٹ کیا جائے گا۔ اس کے بعد ایک نئے شہر میں جس کے اطراف میں سرگودھا کی طرز پر پہاڑیاں واقع ہوں گی۔ اور اس کے بعد کراچی۔ اور اس طرح سے یہ سلسلہ مکمل ہوگا دلچسپ بات یہ ہے کہ نیا شہر جس کے اطراف میں پہاڑیاں ہوں گی اس کا نام وہ نہیں بتا سکے۔ انہیں اتنا علم تھا کہ یہ شہر پاکستان میں ہے۔

تقریباً سات سال کا عرصہ گزرنے کے بعد یہ چکر 1966ء میں شروع ہوا۔ پہلے مجھے پشاور میں تعینات کیا گیا۔ اس کے بعد میرا تبادلہ راولپنڈی ہوگیا۔ جہاں میں چند ماہ رہا۔ اس کے بعد مجھے اسلام آباد بھیجا گیا۔ اور آخر کار میرا تبادلہ کراچی ہوگیا۔ اور یہ سب کچھ اسی طرح ہوا جس طرح کہ حضرت مولانا بقاپوری صاحب کو دکھایا گیا تھا۔ ظاہر ہے کہ جو شہر پہاڑیوں والا دکھایا گیا تھا وہ اسلام آباد تھا۔ (غالباً یہ 1959ء کی بات تھی) لیکن اس وقت تک ابھی اسلام آباد معرض وجود میں نہیں آیا تھا۔ اور مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اس وقت کے حساب سے یہ بات کسی طرح سے بھی سمجھ میں نہیں آرہی تھی۔ اور میں حیران تھا کہ اس کا مطلب کیا ہے۔

اس نئے شہر کا سب سے پہلے حضرت مولانا بقاپوری صاحب نے ذکر کیا تھا لیکن جب کئی سال کے بعد مجھے بطور ڈپٹی سیکرٹری (انڈسٹریز) اسلام آباد تعینات کیا گیا تو مجھے جذباتی طور پر اس بات کا احساس ہوا کہ وہ چکر چلا ہوا ہے اور میری کراچی میں بطور کلکٹر کسٹمز تعیناتی بھی ایک عجیب طریق پر ہوئی۔ ان تعیناتیوں کے سلسلے کی جس طرح اطلاع دی گئی تھی پورا ہو چکا تھا۔ اور خدائے قادر مطلق کے سوا کون پہلے ہی ان سب تبدیلیوں کا انکشاف کر سکتا تھا۔ اور کیسے ان سب کا پہلے سے علم ہو سکتا تھا۔

(ب) ایک دفعہ شائد 58-1957ء کی بات ہے کہ میری بیوی کی ایک آنٹی انہیں ملنے کے لئے شام کے وقت لاہور آئیں۔ وہ بہت اچھے موڈ میں تھیں۔ ان کی خوش قسمتی سے حضرت مولانا بقاپوری صاحب بھی اس وقت لاہور تشریف لائے ہوئے تھے اور ہمارے پاس ہی ایک یا دو دن کے لئے ٹھہرے ہوئے تھے۔ ہم سب اس وقت ڈرائنگ روم میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جب میری بیوی کی آنٹی تشریف لائیں۔ میں نے حضرت مولانا بقاپوری صاحب سے ان کی بہتری کے لئے دعا کی درخواست کی تاکہ وہ بھی حضرت مولانا بقاپوری صاحب کی موجودگی کی برکت سے حصہ پا سکیں۔ آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور ہم بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ جب انہوں نے چند منٹ کے بعد دعا ختم کی تو وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور ان کا چہرہ سنجیدہ تھا۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے یہ تو بتایا ہی نہ تھا کہ ان کا دل غم اور تکلیف سے بھرا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو آنٹی کی حالت سے مطلع کیا ہے اور مولانا کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ آنٹی کی مشکلات کو دور کر دے گا۔ ہماری اس آنٹی کی دو دفعہ شادی ہو چکی تھی۔ لیکن پہلی دفعہ رخصتی ہی نہیں ہوئی تھی۔ اور دوسری دفعہ اب ان کی رخصتی میں بہت زیادہ تاخیر ہو رہی تھی۔ اور ممکن تھا کہ یہ شادی بھی ناکام ہو جائے۔ اور یہی وجہ اس کے شدید غم اور دکھ کی تھی جس کا علم میری بیوی کو تھا۔ اس دعا کے کچھ عرصہ بعد ہی اس کی شادی ایک اچھے خاندان کے فرد سے ہو گئی جس نے آج تک اس کی خدمت بہت اچھی طرح کی ہے۔ اس طرح سے اس بزرگ ہستی نے ایک پوشیدہ امر کو ظاہر کر دیا۔ یعنی اس کے شدید غم کو۔ اور ان کی دعا کے نتیجہ میں اس کی شادی جلد ہی بخیر و عافیت ہو گئی۔

(ج) میرے کیریئر کے دوران حکومت کی طرف سے ایک نیا شعبہ قائم کیا گیا۔ جس کا نام اکنامک پول رکھا گیا۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ پاکستان میں یہ سب سے زیادہ پُر وقار شعبہ تھا۔ میں نے اس میں شامل ہونے کے لئے دو دفعہ درخواست دی۔ (اس کا انتخاب ہر سال کیا جاتا تھا لیکن کبھی زیادہ وقت کے بعد بھی کیا جاتا تھا) میں دو دفعہ انٹرویو میں شامل ہوا لیکن دونوں دفعہ منتخب نہ ہو سکا۔ میں نے حضرت مولانا بقاپوری صاحب سے اگلے انتخاب میں جب بھی وہ ہو کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔ ہم دونوں نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور میں نے دیکھا کہ وہ انتہائی انکساری اور جوش و خروش سے اور کامل یقین کے ساتھ مانگنے والوں کی طرح دعا کر رہے تھے۔ دعا کے خاتمہ پر انہوں نے مجھے اطلاع دی کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عربی زبان میں میری کامیابی کی اطلاع دی ہے لیکن اس میں سے میں صرف لفظ بشارت کو ہی سمجھ سکا۔

کچھ مہینوں کے بعد میں اس انتخاب کے لئے ایک بہت بڑے لیول کے گورنمنٹ انٹرویو بورڈ کے سامنے تیسری دفعہ پیش ہوا۔ تھوڑی دیر بعد اس بورڈ کے چیئرمین نے زراعت اور انڈسٹری کے متعلق مجھ سے ایک بہت مشکل اقتصادی سوال پوچھا۔ میرا پتہ کٹ چکا تھا کیونکہ بلاتکلف میں اقرار کرتا ہوں کہ میں تو اس سوال کو ہی صحیح طور پر نہ سمجھ سکا تھا۔ لیکن میں نے ہمت کر کے اس کا جواب دیا۔ جو کہ میں جانتا تھا کہ سوال سے بہت ہٹ کر ہے اور یہ صرف اندھیرے میں چھلانگ لگانے والی بات تھی۔ میں اب خیال کر رہا تھا کہ میرا انٹرویو ختم کر دیا جائے گا اور میرا کیس مسترد کر دیا جائے گا۔

لیکن حضرت مولانا بقاپوری صاحب کی دعاؤں کے طفیل اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان دعاؤں کی منظوری کی وجہ سے میرا سوال میرے خیال کے برعکس مختلف رنگ میں سمجھا گیا۔ میری حیرانی کی انتہا نہ رہی جب میں نے دیکھا کہ چیئرمین صاحب میرے جواب سے بہت متاثر ہوئے۔ اور مجھے پوچھا کہ کیا میں اس مضمون پر سب سے تازہ ترین امریکن تھیوری کی بات کر رہا ہوں۔ لیکن میں جھوٹ تو نہیں بول سکتا تھا اس لئے میں صرف مسکرا کر چپ رہا۔ جس کا مطلب کچھ بھی لیا جا سکتا تھا۔ اس پر میرا انٹرویو ختم کر دیا گیا اور مجھے بہت اچھے نمبر ملے۔ اور آخر کار مجھے اس پول سروس کے لئے منتخب کر لیا گیا۔ میں کبھی بھی اکنامکس کا طالب علم نہیں رہا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے محض اس بزرگ ہستی کی دعاؤں کے نتیجہ میں اتنی بڑی کامیابی عطا کی۔

(د) ایک دفعہ جب میری تعیناتی ڈھاکہ میں تھی اور میں نے وہاں ابھی دو سال ہی مکمل کئے تھے۔ (جبکہ حکومت کی طرف سے مقرر کردہ عرصہ تین سال کا تھا) میری والدہ سخت بیمار ہو گئیں۔ اور میں نے محسوس کیا کہ وہ چھ ماہ سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکیں گی میرے دل میں شدید خواہش پیدا ہوئی کہ میں ان کی خدمت کے لئے ان کے پاس جا کے رہوں اس وقت ایسا اتفاق ہوا کہ میرے سب سے بڑے افسر یعنی آڈیٹر جنرل آف پاکستان ڈھاکہ دورے پر آئے۔ میں نے ان کے سامنے اپنا مسئلہ پیش کیا اور درخواست کی کہ میرا تبادلہ کر دیا جائے۔ انہوں نے میری درخواست حکومت کے قوانین کو مدنظر رکھتے ہوئے رد کر دی۔ کیونکہ حکومت کے قوانین اور ضابطوں کی رو سے مشرقی پاکستان میں قیام کی مدت کم از کم تین سال تھی۔ (یہ 1962ء کی بات ہے) مجھے اس بات سے سخت پریشانی ہوئی۔ اور میرے ذہن نے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کا سوچا۔ میں نے حضرت مولانا بقاپوری صاحب کو اپنے مسئلے کے متعلق لکھا۔ اور ان سے دعا کی درخواست کی۔ آٹھ یا دس دن کے بعد مجھے ان کی طرف سے ایک پوسٹ کارڈ ملا جس میں لکھا تھا کہ انہوں نے میرے لئے دعا کی تھی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اطلاع دی ہے کہ میرا تبادلہ ہو جائے گا۔ اس کے بعد جلدی جلدی خلاف توقع تبدیلیاں پیدا ہوئیں۔ وہ آڈیٹر جنرل تبدیل ہو گئے۔ ایک نئی کارپوریشن معرض وجود میں آگئی جس کا نام ویسٹ پاکستان ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن تھا۔ اس کارپوریشن کے فنانس ممبر (جو کہ ہمارے خاندان میں معروف تھے) نے میری تلاش شروع کی۔ تاکہ مجھے لاہور میں اپنی کارپوریشن میں کام پر لگا سکیں۔ انہوں نے نئے آڈیٹر جنرل سے درخواست کی جو کہ ان کے دوست تھے کہ وہ میری تبدیلی لاہور کروا دیں۔ میرے نئے سب سے بڑے آفیسر نے اس پر صاد کیا۔ اور بطور سپیشل کیس میرے متعلق حکومت سے حکومت کے قوانین میں نرمی حاصل کر کے مجھے لاہور متعین کر دیا۔ اور یہ سب کچھ حضرت مولانا بقاپوری صاحب کی دعاؤں اور اللہ کے فضل کے طفیل دو مہینے کے اندر ہو گیا۔ اور اس طرح میں اپنی بیمار والدہ کی خدمت کرنے کے قابل ہو سکا۔

(ی) میرے خسر صاحب نے ایک خواب میں دیکھا کہ وہ ایک ریل گاڑی میں سوار ہونے والے ہیں اور ان کے ہاتھ میں ٹکٹ ہے جس پر 1960ء لکھا ہوا تھا۔ انہوں نے حضرت مولانا بقاپوری صاحب کو دعا کے لئے لکھا۔ حضرت مولانا بقاپوری صاحب نے انہیں جواب میں لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اطلاع دی ہے کہ ان کی عمر بڑھا دی گئی ہے۔ میرے خسر 26 نومبر 1969ء کو فوت ہوئے جبکہ وہ دس سال کی عمر کی ایزادی حاصل کر چکے تھے۔

چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل آسٹریلیا

مستقبل بینوں کی کچھ باتیں

انسان کو بالطبع مستقبل کے متعلق تجسس ہوتا ہے۔ بعض لوگ بالخصوص مستقبل کے بارہ میں سوچتے اور اندازے لگاتے رہتے ہیں۔ ایک ایسے ہی مستقبل بین

Mr. Arthur C. Clark (Futurist)

نے 1968ء میں ایک کتاب لکھی جس میں یہ اندازے درج تھے کہ 2001ء کیسا ہو گا۔ لیکن لگتا ہے وہ اندازے پورے نہیں ہو سکیں گے مثلاً یہ کہ 2001ء میں خلا باز مشتری پر (Jupiter) پر پہنچ جائیں گے۔ مریخ پر آنا جانا شروع ہو جائے گا۔ کمپیوٹر کارکنوں کو فارغ کر دیں گے اور فیکٹریاں بغیر کارکنوں کے چلا کریں گی۔ دفتروں کا کام بھی کمپیوٹر سنبھال لیں گے اور کاغذ کی فائلوں کا رواج ختم ہو جائے گا۔ نیز دنیا کی منڈیاں بغیر کیش کے چلیں گی اور نقدی کا کام مختلف کارڈ سنبھال لیں گے۔ اگرچہ ہو بہو تو ایسا نہیں ہوا جیسا کو مسٹر کلارک نے کہا تھا لیکن ان سب امور کی طرف سفر کا آغاز ہو چکا ہے۔

ایسا ہی امریکہ کی ایک کمپنی AT•T نے دس سال قبل یہ پیشگوئی کی تھی کہ 1997ء میں ہم سب ویڈیو فون پر بات چیت کر سکیں گے جہاں آواز کے ساتھ تصویر بھی دیکھیں گے۔ جنرل الیکٹرک نے کہا تھا کہ ہم موجودہ سال تک لیزر شعاؤں کے ذریعہ گھر کے کوڑے کرکٹ کو ختم (Vaporise) کر دیا کریں گے۔ اسی طرح والٹ ڈزنی (Walt Disney Co.) کا خیال تھا کہ ہم دفتر جانے کے لئے ایک پہیئے والی گاڑی (Monorail) استعمال کریں گے۔

آج سے 40 سال قبل امریکہ میں ڈزنی کے مقام پر Imagineers کے نام سے ایک خاصی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

محترم شیخ ضیاء الحق صاحب

احمدی بیگم - لاہور

قدرت نے بھائی بہن کے رشتہ کو ایسی دلنوازی عطا کی ہے کہ عمر کے کسی بھی دور میں یہ دلنوازی کم نہیں ہوتی۔ اس کی پاکیزگی۔ معصومیت۔ بے لوث چاہت اپنی تمامتر عظمتوں کے ساتھ قائم رہتی ہے۔

بھائی بہنوں سے چھوٹے ہوں یا بڑے وہ دونوں صورتوں میں بڑے ہی ہوتے ہیں اور مرد قوام ہونے کے ثبوت لاشعوری طور پر وہ دیتے رہتے ہیں۔ مثلاً بہنوں کو بچپن اور لڑکپن میں تنگ کرنا۔ چڑانا۔ انکی گڑیوں کے حلئے بدل ڈالنا۔ بہنوں کی چیزیں چھپا کر انکو پریشان ہوتے دیکھکر مسکرانا خوش ہونا اور پھر اپنے پر سنجیدگی طاری کر کے بظاہر چیزوں کی تلاش میں مددگار بننا مگر ساتھ ساتھ جملے بازی کرنا ان کا من پسند مشغلہ ہوتا ہے۔

لیکن عمر اور شعور کی بلندی کے ساتھ وہ بہنوں کی تربیت کو بھی مدنظر رکھنے لگتے ہیں اگرچہ اس میں بھی شرارت کا عنصر غالب رہتا ہے لیکن ان کا یہ کردار والدین کے لئے مددگار ثابت ہوتا ہے۔ اور بہنوں کے لئے انمٹ یادگار۔

میرے بھائی جان شیخ ضیا الحق صاحب عمر میں مجھ سے 9 سال بڑے تھے مجھے گود کھلایا تھا مگر "بھائی پن" کے اظہار سے کبھی نہ چوکتے تھے۔ پیار بہت کرتے تھے مگر فطری جذبہ جب بیدار ہوتا تو اپنی پڑھائی میں مصروف ہونے کے باوجود سر اٹھا کر مجھے کھیل میں مصروف دیکھ کر آوازہ کستے۔ اچھا تو ابھی امی کو بتاتا ہوں۔ نہیں آج اباجی کو بتاؤں گا اور میں کھیل چھوڑ کر حیرت سے ان کو پوچھتی۔ بھائی میں نے کیا کیا ہے۔ تو کہتے ہوں یہ تو جب میں اباجی کو بتاؤں گا تو پھر پتہ چلے گا یہ کہہ کر پھر پڑھائی میں مصروف ہو جاتے۔

بھائی جان شیخ ضیاء الحق صاحب کی پیدائش 11 یا 1912ء کی تھی۔ جو 14'15 فروری 1996ء کی درمیانی شب ایک خوبصورت اور بھرپور اور مخلصانہ زندگی گزار کر اتفاق ہسپتال میں جہاں بغرض علاج داخل تھے اپنے خالق و مالک کے حضور حاضر ہو گئے۔

بھائی جان کو گھر میں احمدی میاں کے نام سے پکارا جاتا تھا جس کی وجہ 1910ء میں اباجی کی قبول احمدیت تھی اور وہ ہر صورت اپنی اولاد کے دل میں یہ نقش کرنا چاہتے تھے کہ ہم احمدی ہیں۔ والد صاحب محترم کی تبدیلی بسلسلہ ملازمت جب لدھیانہ سے سہارنپور ہوئی تو کل چار گھرانے یہاں احمدی تھے لہذا انہوں نے نواحی علاقوں سے کچھ افراد تلاش کئے اور کچھ ان کی دعوت الی اللہ کے نتیجہ میں پھل ملے اور یوں یہاں جماعت بنی۔ ڈپٹی فقیر اللہ خانصاحب اس کے صدر اور اباجی جنرل سیکرٹری اور بھائی جان سیکرٹری مال منتخب ہوئے۔

جب فارغ ہوتے تو پہلا کام یہ کرتے۔ تم نے آج صبح کی عبادت کیوں نہیں کی؟ اور میں جواب میں کہتی باجماعت کی تھی۔ تلاوت بھی کی تھی تو وہ وہی انداز چڑانے والا اختیار کر کے کہتے اور دعا کا کیا ہوا۔ اب تو حضرت صاحب کو لکھوں گا کہ دعا سے غافل ہے؟ میں ابھی جواب دے ہی رہی ہوتی کہ دعا تو میں کرتی ہوں مگر وہ اپنے سینٹر جو گھر کا ڈرائینگ روم ہی تھا میں چلے جاتے۔ مگر اب میں اپنی سمجھ عقل کے مطابق اور زیادہ دعائیں کرنے لگتی کہ کہیں بھائی جان میری شکایت حضرت صاحب کو نہ لکھ دیں۔ آج جب وہ دن یاد آتے ہیں تو سوچتی ہوں کتنا عظیم تھا میرا بھائی کہ جس نے وقت کی ضرورت اور پہچان کا احساس ہنستے کھیلتے چڑاتے ہوئے میرے دل پر نقش کر دیا جو آج بھی کام آرہا ہے۔

تحریک جدید کے آغاز نے ہر احمدی گھرانے میں ایک انقلاب برپا کر دیا تھا چنانچہ اس کے مطابق جب پہلے دن دسترخوان پر ایک کھانا لگا دیکھا تو میں نے ادھر ادھر جھانکا کہ اور کیا کیا ہے جسے دیکھ کر بھائی جان کی حاضر دماغی نے سب کچھ بھانپ لیا اور جھٹ بولے۔ ہوں تو اب کہو یہ نہیں کھاؤں گی وہ چیز بنا کر دو اب پتہ چلے گا جب روزانہ ایک وقت میں ایک کھانا ہی کھانے کو ملا کرے گا اور یہ سب حضرت امام جماعت الثانی کے حکم کے مطابق ہوا ہے چل کھانا شروع کر یہ سن کر میں میز سے کھانا کھانے لگی ان کی اس بات نے کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے میرے دل پر یہ بات کندہ کر دی ہوئی تھی کہ حضرت صاحب جو فرمائیں وہ من و عن اسی طرح ماننا فرض ہے۔ حضرت صاحب نے نفلی روزوں کی تحریک فرمائی جو غالباً آٹھ رکھنے تھے اور ہر جمعرات کو رکھنے ہوتے تھے گھر میں سحری کے وقت میں بھی سب کے ساتھ اٹھتی روزہ رکھتی دوسرا یا تیسرا روزہ تھا کہ مجھے پوچھتے ہیں بابرکت مہینہ تو ہے نہیں ہم یہ روزے کیوں رکھ رہے ہیں۔ میں نے کہا حضرت صاحب نے فرمایا ہے تو بولے کیوں فرمایا ہے۔ میرے پاس کوئی جواب نہ تھا میری خاموشی دیکھ کر بڑے آرام سے مجھے نفلی روزوں کے بارے میں سمجھایا۔ اور پھر بولے حضرت صاحب نے تجھے بھوکا مارنے کے لئے روزوں کا حکم نہیں دیا بلکہ بہت دعائیں کرنے کے لئے روزے رکھنے کا کہا ہے۔ چونکہ ایک طوفان مخالفت کا گزر چکا تھا اس لئے بھائی جان جو سمجھانا چاہتے تھے وہ میں فوراً سمجھ گئی اور وہ دعاؤں کی نصیحت اٹھتے اٹھتے کر گئے۔ دعاؤں کی عادت میں والدین کی محنت اور توجہ کے ساتھ میرے بھائی کا بہت ہاتھ ہے اللہ تعالیٰ انہیں اس کا اجر عظیم اپنے قرب کے رنگ میں عطا کرے آمین۔

امی جان نے مصباح میرے نام جاری کروایا پہلا پرچہ آیا تو امی جان نے مجھے کہا کہ کیا ہی اچھا ہو جو ہماری بیٹی بھی اس میں مضامین لکھنے لگے۔ یہ سن کر جذبہ شوق یکدم ابھرا اور میں نے بھائی جان سے کہا بھائی مضمون کیسے لکھتے ہیں جواب ملا۔ ہونہہ آتا جاتا کچھ ہے نہیں چلی ہے مضمون نگاری کرنے! یہ سن کر میں نے پیچھے سے گلے میں باہیں ڈال کر ضد کرنے کے رنگ میں کہا بھائی بتائیں ناں کیسے مضمون لکھتے ہیں۔ بولے اچھا آج تم گھوڑے پر مضمون لکھو۔ وہ تو یہ کہہ کر چلے گئے اور میں بڑی فکر مندی کے ساتھ کبھی صحن کا دروازہ کھول کر باہر جھانکتی کبھی بیٹھک کا (آجکل اصطلاح میں ڈرائینگ روم) کا دروازہ کھول کر جھانکتی اس طرح دن کے چار بج گئے بھائی جان کے آنے کا وقت ہو گیا اور میں گھبرا رہی تھی کہ اب وہ مجھے کبھی مضمون لکھنا نہیں سکھائیں گے۔ امی میری کیفیت کو دیکھ کر بولیں کیا بات ہے؟ میں یکدم منہ پھاڑ کر رونے لگی امی نے پیار سے ساتھ لپٹا لیا اور پوچھا کیا ہوا ہے میں نے کہا امی بھائی جان نے گھوڑے پر مضمون لکھنے کو کہا تھا میں گھوڑا کہاں سے لاؤں وہ اب آنے والے ہیں ناراض ہو جائیں گے اور پھر کبھی مجھے مضمون لکھنا نہیں سکھائیں گے۔ ابھی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ بھائی جان آگئے مجھے منہ بسورے دیکھا تو پوچھا کیا ہوا ہے امی نے ہنستے ہوئے بتایا تو خود بھی ہنس پڑے اور بولے میرا یہ مطلب تو نہیں تھا کہ تم گھوڑے کو پکڑ کر اس پر قلم چلانا شروع کر دو چلو اب کل لکڑی پر مضمون لکھ کر رکھنا اور ساتھ سمجھایا کہ لکڑی کے فوائد اور یہ کہ ہمارے کس کس کام آتی ہے۔ تمہیں اس سلسلہ میں جتنی سمجھ ہے وہ لکھ دینا۔ چنانچہ شام کو میرا لکھا ہوا پڑھا تو ایک کونے پر شاباش لکھا اور ساتھ لکھا بہت محنت کی ضرورت ہے اس کے بعد پھر ایک چسکا سا پڑ گیا اور روزانہ لکھنا اور پھاڑنا میرا طریق بن گیا کافی عرصہ یعنی کم از کم چھ ماہ کا عرصہ میں نے اسی طرح صرف کیا اور ساتھ اپنی پڑھائی کے علاوہ کتب سلسلہ اور الفضل مصباح کے پڑھنے پر پورا زور لگا دیا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک روز اچانک خیال آیا اور "احمدیت ہم سے کیا چاہتی ہے" کا عنوان لگا کر مضمون تیار کیا اور ذہن میں سوچ لیا کہ بھائی کو نہیں دکھاؤں گی مصباح کو بھجوا دیا ان دنوں مصباح پندرہ روزہ تھا مضمون شائع ہو گیا ڈاک سے مصباح ملا اپنا مضمون دیکھ کر پھولی نہ سما رہی تھی بے چینی نے الگ تنگ کر رکھا تھا کہ کب بھائی جان آئیں تو میں کارگزاری دکھاؤں خدا خدا کر کے دن گزرا بھائی جان آئے میں نے مصباح کمر کے پیچھے چھپا رکھا تھا اور ان کو دیکھ دیکھ کر ہنس رہی تھی یہ سب دیکھ کر وہ پوچھنے لگے آج بہت خوش نظر آرہی ہو کیا بات ہے مگر آج تو میری باری تھی بھائی کو چڑانے کی۔ میں نے کہا کچھ بھی تو نہیں۔ بولے پھر یہ بلاوجہ کی ہنسی کیوں آرہی ہے مگر اب مجھ سے نہ رہا گیا اور میں نے مضمون والا جو پہلا صفحہ نکال رکھا تھا وہ ان کے آگے رکھ دیا۔ یکدم اچک پڑے۔ مضمون پڑھا بہت پیار کیا اور نصیحت کی کہ یہ سلسلہ جاری رکھنا میں تمہیں کاغذ پھاڑتے دیکھا کرتا تھا تو خیال آتا تھا کہ یہ کچھ کرنا چاہتی ہے۔ سو تم نے بہت اچھی کوشش کی ہے جاری رکھو مگر اسی لمحے لہجہ بدل گیا اور بولے یہ تو میں نے قاضی صاحب کو لکھا تھا کہ میری چھوٹی بہن نے بڑی محنت کی ہے اس لئے اس کا مضمون چھپنے کے قابل نہ بھی ہو تو چھاپ دیں اس لئے یہ شائع ہوا ہے۔ مگر آج تو میں ان کی کوئی ایسی بات سننے کو تیار نہ تھی وہ بہت کوشش کرتے رہے چڑانے کی مگر میں بالکل اب چڑ کھانے کو تیار نہ تھی یہ مقابلہ کی روح بھی تو اسی بھائی نے میرے اندر پیدا کی تھی۔

میرا بھائی آج اس دنیا میں نہیں ہے مگر اس کی ایک ایک بات دل پر نقش ہے اور شائد اسی لئے میں اٹھتے بیٹھتے اس کی بلندی درجات کے لئے دعائیں کرتی رہتی ہوں۔ پانچ سال پیشتر میرے ہاں آئے صحت کی کمزوری کا ذکر کر کے کہنے لگے اچھا بھئی اب ہم تو جلد ہی اللہ میاں کے حضور حاضر ہونے والے ہیں۔ میں جو ان کے سامنے اب بھی بچی بن جایا کرتی تھی۔ ان کو دیکھ کر بولی ایسا تو نہ کہیں میں اکیلی رہ جاؤں گی۔ اباجی۔ امی۔ آپا سب چلے گئے آپ چلے گئے تو میں اکیلی ہو جاؤں گی آپ کو پتہ ہے میں اکیلے میں ڈرا کرتی تھی۔ اس لئے مجھے پہلے جانے دینا ورنہ میں ڈروں گی یہ سن کر بڑی پر شفقت نگاہوں سے مجھے دیکھا اور آنکھیں نیچی کر لیں۔ مگر 1996ء کے بابرکت مہینے کی 26 تاریخ کو سحری کے وقت مجھے اطلاع ملی کہ میرا بھائی سچ مچ مجھے اکیلی چھوڑ کر چلا گیا میں سحری کے وقت ان کے ہاں پہنچی تو چہرے پر ایک دلنواز مسکراہٹ لئے سوئے ہوئے لگ رہے تھے میں نے ماتھا چوما دعائیں کیں اور پھر اس خیال سے کہ مبادا کوئی بے صبری کا مظاہرہ کر بیٹھوں وہاں سے یہ کہہ کر ہٹ گئی کہ آخر اپنی بات پوری کر لی پہلے جانے کی۔ ضدی!! میرا بھائی والدین کی خدمت اور اطاعت کا بھی نمونہ تھا۔ دونوں بیویوں کے ساتھ بھی حسن سلوک اور برابری کا حق ادا کرنے والا تھا دونوں کی اولادوں کے لئے وہ سب کیا جو اس کے بس میں تھا۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کا آخر تک جاں نثار رہا۔ میری سب قارئین سے استدعا ہے کہ میرے مہربان اور شفیق بھائی کے بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔ دونوں بھابیاں اور بچے بہت پیار اور احترام کا سلوک روا رکھے ہیں ان کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے اور یہ کہ مولا کریم مجھ گنہگار کا انجام بھی بخیر فرمائے۔ اور میرے سب بچوں کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

دعا سے بڑے بڑے مشکل مقام حل ہو جاتے ہیں

دعا ایک زبردست طاقت ہے جس سے بڑے بڑے مشکل مقام حل ہو جاتے ہیں اور دشوار گزار منزلوں کو انسان بڑی آسانی سے طے کر لیتا ہے کیونکہ دعا اس فیض اور قوت کے جذب کرنے والی نالی ہے جو اللہ تعالیٰ سے آتا ہے جو شخص کثرت سے دعاؤں میں لگا رہتا ہے وہ آخر اس فیض کو کھینچ لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے تائید یافتہ ہو کر اپنے مقاصد کو پا لیتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

احمد طاہر مرزا

فن حوالہ نگاری

علم و ادب تاریخ و تحقیق' اور سیرت و سوانح نگاری میں' نیز سماجی علوم و سائنسی و تکنیکی امور میں جب بھی ریسرچ کی جاتی ہے تو اس ضمن میں شواہد و حقائق پیش کرنا جزو لازم ہوتا ہے۔ بالفاظ دیگر جو چیز بھی پیش کی جائے باحوالہ ہو اور اس کا مکمل ریفرنس دیا جائے تا اس موضوع پر اور ان خطوط پر اگر کوئی آئندہ تحقیق کرنا چاہے تو اسے کم مسائل سے دوچار ہونا پڑے' یا اگر کوئی پیش کردہ تحقیقی موضوع پر تبصرہ و تنقید کرنا چاہتا ہے تو اسے بھی اصل ماخذ و مصادر تک پہنچنے کے لئے زیادہ تگ و دو نہ کرنا پڑے۔

ماضی کا ایک جائزہ:۔ تحقیق کے اس میدان میں بھی ایشیائی اقوام نے ترقی کی' اور ان میں بھی اس کام کا سہرا عربوں کے سر باندھا جاتا ہے' اور عربوں میں سے بھی صرف مسلمانوں نے ہی اول طور پر تحقیق و حوالہ نگاری میں کمال حاصل کیا۔ اس ضمن میں کچھ شواہد پیش کئے جاتے ہیں۔

1۔ مثلاً ۔ کتب سیرت و سوانح' کتب اسماء الرجال' کتب تاریخ و جغرافیہ' کتب علوم کلام' کتب طب' کتب تصوف' اور کتب صیغہ عام۔ فہرست ابن ندیم۔ وغیرہ بھی کامل تحقیق اور مکمل حوالہ جات سے مرتب کی گئیں۔

2۔ حوالہ نگاری کا فن اہل مغرب نے عربوں سے سیکھا اور آج علم و ادب کی دنیا میں اہل مغرب کا لوہا ساری دنیا مانتی ہے۔ وہ کتب' رسائل' اور رپورٹیں جو یورپی اور امریکی ممالک سے شائع ہوتی ہیں ان کا معیار تحقیق عموماً صحیح ہوتا ہے۔ اور نسبتاً ایشیائی ممالک کا معیار تحقیق ذرا ہلکا ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں بہت سی مثالیں ہندو پاک سے بھی بطور نمونہ پیش کی جا سکتی ہیں۔

3۔ اس وقت جو جنوبی ایشیا میں عمومی رجحان ہے اس میں زیادہ تر جو کتب' مونوگراف' اور آرٹیکل لکھے جاتے ہیں ان میں اکثریت پہلے سے مطبوعہ مواد سے استفادہ کی صورت میں ہوتی ہے۔ اور حوالہ در حوالہ باتیں بنیادی ماخذ سے استفادہ کئے بغیر نقل در نقل لکھ دی جاتی ہیں۔ اور اگر کوئی تحقیق کرنا چاہے تو اسے بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور جب وہ تلاش مسلسل سے اصل ماخذ تک پہنچتا ہے تو بات کوئی اور نکلتی ہے۔ یا بعض "محققین" یوں بھی کرتے ہیں کہ اپنے مزعومہ افکار کے مطابق پہلے سے شائع شدہ پرانی' نایاب و نادر اور متروک کتاب لے کر اس کے ابواب در ابواب نقل کر دیتے ہیں اور اس پر اپنا نام لکھ کر کار نمایاں میں اضافہ کرتے ہیں۔ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض غیر مطبوعہ مواد' مقالہ جات' مخطوطات اور رپورٹوں سے استفادہ کر کے اپنا نام شائع کروا لیتے ہیں اور اسے بھی "تحقیق" کا نام دے دیتے ہیں۔ برصغیر میں اس قسم کے امور کی بھی سینکڑوں مثالیں ہیں۔

4۔ پھر وہ گروہ قلیل جو معیاری تحقیق کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس میں کامیاب ہو جاتے ہیں' آخر میں اگر ان کی کاوش میں سقم رہ جاتا ہے۔ وہ اس طرح کہ حوالہ جات' کتابیات' اور ماخذ و مصادر وغیرہ

(Reference footnotes and Bibliographies)

نامکمل اور غیر معیاری طور پر درج کرتے ہیں لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ان امور اور معیارات کا علم ہو جو کہ نہ صرف سوشل سائنسز کے میدان میں تحقیق میں ممد ثابت ہوتے ہیں بلکہ سائنسی علوم کے میدان میں بھی مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ آئندہ چند ایک مضامین میں حوالہ نگاری کے امور پر بحث کی جائے گی۔

ابھی ہم نے ماضی کے حوالہ سے حوالہ نگاری کے چند نمونے پیش کئے تھے تاکہ تحقیق و تدقیق میں حوالہ نگاری کی اہمیت کا اندازہ ہو جائے اس مضمون کی وساطت سے حوالہ نگاری

(References and citation style)

کے چند ایک عالمی معیاروں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

Turabain Manual of Writing)

2-(Chicago Manual of Style

Writing-1)

اس کے علاوہ کئی اور بھی Manual ملتے ہیں تاہم حوالہ دینے کا انداز تقریباً سبھی Manuals کا ملتا جلتا ہے۔ قبل اس کے کہ حوالہ نگاری پر تفصیل سے بحث کی جائے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حاشیہ' حوالہ' کیٹلاگ' اور ببلیوگرافی

(Reference footnote Catalouge Bibliography)

میں فرق واضح کر دیا جائے تا اصل بات سمجھنے میں آسانی ہو جائے۔

حواشی' حوالہ اور فٹ نوٹ میں فرق: حاشیہ یا حواشی' حامش یا فائدہ' اور ریفرنس یا حوالہ میں بنیادی طور پر کوئی فرق نہیں ہے۔ ان الفاظ میں صرف زبان کا فرق ہے۔ حاشیہ اور حوالہ کے الفاظ اردو میں حوالہ نگاری کے معانی میں مستعمل ہوتے ہیں' جبکہ حامش اور فائدہ کے الفاظ عربی میں حوالہ نگاری کے معانی میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح ریفرنس اور فٹ نوٹس

(Reference and footnotes)

کے الفاظ انگریزی میں حوالہ نگاری کے معانی میں مستعمل ہیں۔

مشرق اور مغرب میں حوالہ درج کرنے کے انداز میں فرق:۔ مشرقی ممالک میں خصوصاً مشرق وسطیٰ' جنوب مشرق ایشیا (برصغیر کے ممالک) اور بعض دوسرے ایشیائی ممالک میں حوالہ درج کرنے کا جو انداز کم از کم ایک صدی سے رائج ہے۔ اس طریق کار کے مطابق کتاب' رسالہ' مقالہ اور رپورٹ کے مؤلف' مصنف مرتب اور محقق کی کوئی خاص اہمیت نہیں ہوتی بلکہ کتاب وغیرہ کا عنوان یا ٹائٹل ہی غیر معمولی اہم سمجھا جاتا ہے۔ اور مشرقی علوم سے متعلق ایسی سینکڑوں کتب ہیں جن کے نام زبان عوام پر عام ہیں لیکن مؤلف و مرتب و مصنف کا شائد کم لوگوں کو علم ہو۔ مثال کے طور پر تفسیر کلام الٰہی' کی کتب "طبری تفسیر کبیر" تفسیر جلالین' مدارک التنزیل' تفسیر المنار' سواطع الالہام' تفسیر قمی' صافی' فی ظلال القرآن' مفہوم القرآن' بیان القرآن..... وغیرہ کا نام تو طفل مکتب کو بھی آتا ہے مگر ان کے مفسرین و مرتبین کے اسماء خواص الناس کے علم میں ہی ہوں گے۔ بعینہ صورت حال کتب احادیث کتب اسماء الرجال' کتب تاریخ و سیر' کتب قدیم نظم و نثر'

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں نے لب و رخسار کے قصّے نہیں لکھے
میں زلفِ سیاہ فام کی باتیں نہیں کرتا

میں جُہدِ مسلسل کے سفر کا ہوں مسافر
آغاز میں انجام کی باتیں نہیں کرتا

حق بات کی کرتی ہے مری روح منادی
میں باطل و ابہام کی باتیں نہیں کرتا

اس طرح سے رسوائی مرے منہ کو لگی ہے
اعزاز کی' اکرام کی' باتیں نہیں کرتا

ہر لمحہ اُبھرتا ہوا سورج ہے نظر میں
میں ڈھلتی ہوئی شام کی باتیں نہیں کرتا

کرتا ہوں ترا ذکر تو بھر آتی ہیں آنکھیں
پھر اور کسی نام کی باتیں نہیں کرتا

اس گھر کے مکیں ہی مرا موضوعِ سخن ہیں
میں اس کے در و بام کی باتیں نہیں کرتا

معلوم نہیں تجھ کو مُسرّت کی حقیقت
تُو درد کی' آلام کی' باتیں نہیں کرتا

ہے مجھ کو نسیم اپنی ہر اک بات کا ادراک
میں وہم کی' اوہام کی' باتیں نہیں کرتا

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

افغان مسئلہ : اسلامی کانفرنس کا اظہار مایوسی

90-1989ء میں روسی فوج افغانستان سے نکل گئی۔ اس کے بعد اب سات آٹھ سال کا عرصہ ہو رہا ہے کہ افغانستان میں خانہ جنگی جاری ہے۔ 1979ء سے 90-1989ء تک 10-11 سال روسی فوج افغانستان میں رہی۔ اس کے مقابلے کے لئے امریکہ مغربی ملکوں اور خلیج کی ریاستوں وغیرہ کے تعاون سے مسلح گروپ منظم کئے گئے جن کو اسلحہ بھی دیا گیا۔ اور دیگر امداد بھی۔ ان سب نے مل جل کر روس کو افغانستان سے بھگانے میں نمایاں کردار انجام دیا۔ اس دوران مختلف افغان گروپوں کو جو ہتھیار ملے اور جن جن بیرونی ممالک سے ان کے روابط قائم ہوئے ان سے یہ تعلق بدستور جاری رہا۔ اور اب افغانستان کی حکومت پر قبضہ کرنے کی جدوجہد شروع ہو گئی۔ مختلف گروپس آپس میں لڑنے لگے۔ اور یہ لڑائی اب تک جاری ہے۔

اس طویل عرصے میں افغان گروپوں میں مصالحت کرانے کی بے شمار کوششیں کی گئیں۔ پاکستان' ایران' اقوام متحدہ وغیرہ کے کئی نمائندے آتے جاتے رہے۔ پھر کئی مراحل پر سمجھوتے بھی طے پائے ان پر عمل درآمد کی کوششیں کی گئیں۔ افغان گروپوں کے سرپرستوں خلیجی ممالک' سعودی عرب' ایران' پاکستان وغیرہ سے ضمانتیں بھی لی گئیں۔ چند دن عمل بھی ہوا مگر آخر کار جنگ پھر شروع ہو جاتی رہی۔

اس دوران متعدد غیر ملکی ثالثوں نے دبے الفاظ میں اس بات کا اظہار کیا کہ افغان مسئلے کا حل ممکن نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ افغان لیڈر دل سے صلح اور امن پر آمادہ ہی نہیں ہیں۔

اس امر کا تازہ ترین اظہار یوں ہوا ہے اسلامی کانفرنس کی تنظیم نے افغانستان کی صورت حال پر مایوسی کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ افغان مسئلے کا فوری حل ممکن نہیں ہے۔ اسلامی کانفرنس کی تنظیم نے نیویارک میں اسلامی ممالک کی تنظیم کی طرف سے منظور کی گئی قرارداد میں افغانستان میں بیرونی مداخلت بند کئے جانے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ تنظیم نے کہا ہے کہ اس مسئلے کا کوئی حل جلدی نکالنا ممکن نہیں ہے۔ تنظیم نے افغانستان کے مقتدر حلقوں اور متحارب حریفوں سے کہا ہے کہ وہ اپنے اختلافات بات چیت کے ذریعے حل کریں۔

OOO

طالبان کے "اسلامی" اقدامات

افغانستان کی حکمران جماعت طالبان نے ہر قسم کی تصاویر بنانے اور رکھنے کو غیر قانونی قرار دیا ہے اور شہریوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ تمام جانداروں کی تصاویر ضائع کر دیں۔ ایسا نہ کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ اس بات کا اعلان برائیوں کے انسداد کے محکمے نے کیا ہے۔ ریڈیو کابل سے اس محکمہ کی طرف سے نشر ہونے والے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ اسلامی ریاست میں جانداروں کی تصاویر کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اس لئے شہری دوکانوں مکانوں اور دوسرے تمام مقامات سے ہر قسم کی تصاویر ہٹا دیں۔ اسی طرح جو بھی غیر ملکی افغانستان آئیں گے انہیں اس پابندی کا خیال رکھنا ہو گا۔

طالبان کے سربراہ ملا عمر کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ انہوں نے تصاویر بنانے اور ان کو رکھنے کی حوصلہ شکنی کرنے کی ہدایت کی ہے۔

یاد رہے کہ گزشتہ ہفتے تصاویر بنانے کے الزام میں دولت مشترکہ کی طرف سے افغانستان میں امدادی کارروائیوں میں مصروف مس بینو کو گرفتار کر لیا گیا تھا اور اسے دو گھنٹے تک حراست میں رکھا گیا۔

OOO

الجزائر اور سری لنکا میں خونریزی

آج کے دور میں دو ملک بدقسمتی کا شکار ہیں۔ ایک اسلامی ملک الجزائر ہے جہاں پر آئے دن 50۔ 60 یا 200 تک افراد کو قتل کیا جا رہا ہے۔ اور دوسرا سری لنکا ہے جہاں تامل باغیوں کے خلاف سری لنکا کی حکومت کی جاری شدہ مہم کے دوران ہر ہفتہ 100 سے 200 کے لگ بھگ افراد ہلاک ہو جاتے ہیں۔ انسانی خون جس ظالمانہ تیزی سے ان دو ممالک میں بہہ رہا ہے اس کی اور کہیں کم ہی مثال ملتی ہے۔

الجزائر کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ باغیوں نے تین مختلف حملوں میں چھ بچوں سمیت 54۔ افراد کو ہلاک کر دیا۔ بیشتر افراد کو گلے کاٹ کر ہلاک کیا گیا اور ان کی لاشیں بھی نذر آتش کر دی گئیں۔ یہ حملے مراکش کی سرحد کے قریب واقع تین دیہات پر کئے گئے۔ کسی دھڑے نے اگرچہ ان حملوں کی ذمہ داری قبول نہیں کی تاہم عام خیال یہی ہے کہ وارداتیں اسلامی دہشت پسند مسلح گروپ کرتے ہیں اور کا نشانہ حکومت کے ہم خیال افراد ہوتے ہیں۔

1992ء سے لے کر اب تک 5 سال کے عرصہ میں اندازاً 75 ہزار افراد ہلاک کئے جا چکے ہیں۔

دوسری طرف سری لنکا کے مشرق میں تامل چھاپہ ماروں نے پولیس اسٹیشن تباہ کر کے آٹھ سپاہیوں کو قتل کر دیا ہے۔ ایک اور شدید ترین لڑائی میں شمالی سری لنکا کے ضلع مالائیور میں 200 افراد کے ہلاک و زخمی ہونے کی خبر ملی ہے۔ یہاں فضائیہ بھی فوج کی مدد کر رہی ہے۔ سرکاری گن شپ ہیلی کاپٹر پر باغیوں نے میزائیل سے حملہ کیا۔

مئی کے مہینے سے تاملوں کے خلاف جو تازہ آپریشن شروع کیا گیا ہے اس میں اب تک 1800۔ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ اور تیرہ سال سے جو تاملوں کے خلاف آپریشن جاری ہے اس میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد الجزائر کے ہلاک شدگان کے برابر ہے۔

OOO

یاد رفتگان

رزاق محمود طاہر

اچھی مائیں

(محترمہ غلام فاطمہ محمود صاحبہ)

والدہ مکرمہ اکثر یہ فرماتی تھیں۔ بیٹا پھل والی ٹہنی ہمیشہ جھکی رہتی ہے! ہمیشہ خاکساری اور عاجزی سے زندگی گزارنا!

باہر کوئی بلاوجہ بھی گالی دے دے تو جھگڑا نہ کرنا بلکہ خاموشی سے گھر آ جانا۔ دعائیں پڑھ کر سمجھاتی رہتیں۔ اور صبر کرنے کی ہمیشہ ہدایت فرماتیں۔ والدہ صاحبہ (وفات یافتہ) کے ساتھ پیش آنے والے حالات بھی شائد یہی گواہی دیں گے کہ وہ مجسم صبر تھیں۔ گھر چاروں طرف سے غیروں میں تھا۔ جب بھی پڑوس کی طرف سے کوئی تواہی عمل دیکھتیں تو فوراً دعائیں اور استغفار پڑھتی ہوئی ادھر پھونک مار دیتیں زندگی کا سارا دارومدار ایمان اور توحید کو ہی سمجھا۔ یہ واقعہ تو میرا چشم دید ہے کہ ہمسایوں کے بیٹا پیدا ہوا کچھ دنوں بعد اس پیدا ہونے والے بچے کی دادی اپنے مکان کی چھت پر چڑھیں۔ تو والدہ صاحبہ نے دیوار کے قریب جا کر ان خاتون کو سلام کہا اور بچے یعنی ان کے پوتے کی مبارکباد دی تو انہوں نے بجائے مبارک کا جواب دینے کے تعصب آمیز انداز میں کہا کہ "تیریاں مبارکاں دی سانوں کوئی لوڑ نئیں"

یہ سن کر والدہ صاحبہ اسے کوئی جواب دیئے بغیر واپس آئیں اور اپنے مخصوص سادہ سے انداز میں اور دھیمے سے لہجے میں کہہ رہی تھیں کہ میں نے اسے کیا کہا ہے اور اس نے جواب کیا دیا ہے اور ساتھ افسوس بھری مسکراہٹ سے کہا کہ یہ تو سارا اللہ کا مال ہوتا ہے۔ ان لمحات کی وہی تصویر اب بھی ذہن میں لاتا ہوں ماں کا چہرہ غمگین کر جاتا ہے۔ اللہ کا کرنا ہوتا ہے کہ وہی بچہ جس کی مبارک والدہ محترمہ نے دی اور ایسا توہین آمیز جواب پایا چند دن بعد وفات پا گیا......

ایسی ہوتی رہنے والی اکثر باتوں اور واقعات کے باوجود سب ہمسائیوں سے اپنا سلوک اور تعلق ہمیشہ اچھا رکھا۔ سسرال کا تو سارا خاندان غیر از جماعت تھا اور اب بھی ہے ان سب میں رہ کر جو ہر طرح کے رسمی عوامل پر یقین رکھنے والے تھے اپنے ایمان اور عقائد پر ہمیشہ کاربند رہیں۔ اور کوشش یہی کرتی رہیں کہ ہم یعنی ان کی اولاد ایسی تعلیم سے دور رہے۔ میں نے جب بھی مرکزی اجتماعات۔ جلسہ جات اور تربیتی کلاسوں پر مرکز احمدیت میں آنے کی خواہش کی فی الفور حوصلہ افزائی کرتے ہوئے خوشی کے ساتھ اجازت دی اور خرچ کا بندوبست کیا 1990ء دسمبر میں جب اللہ تعالیٰ نے مجھے قادیان میں پہلی دفعہ جانے کا موقعہ عطا فرمایا تو بہت بیمار تھیں اور لمبے عرصہ کی بیماری سے بہت کمزور ہو چکی تھیں تو میں نے عرض کی کہ امی جان مجھے قادیان کا ویزہ مل گیا ہے جلسہ سالانہ کے لئے آپ بہت بیمار ہیں فکرمند ہوں اور تذبذب میں ہوں کہ جاؤں یا نہ (اللہ تعالیٰ اس پاک وجود سے بہت پیار کرے) اسی وقت فرمایا نہیں بیٹا اللہ نے موقع دیا ہے ضرور جاؤ اور ہاں یہ 500 روپے میں نے علاج کے لئے رکھے ہوئے تھے یہ لے جاؤ اور اس راہ میں خرچ کر دو اور اس بستی میں بہت دعا کرنا۔ یہ پانچ سو روپے میرے پاس جانے اور آنے کا کل خرچ تھا جو واپسی پر بچ بھی گیا جب قادیان پاک سے واپس آیا گھر پہنچا تو سردی کی دھوپ میں بیٹھی تھیں ا۔ اور بہت کمزور ہو چکی تھیں مجھے اپنی باہوں میں لے لیا چوم چوم کر روتی تھیں اور کہتی تھیں کہ میرا پتر میرے پیر کی بستی سے ہو کر آیا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے ایسی زبردست محبت تھی کہ کئی دفعہ ایک پنجابی نظم "جھوک (-)" ترنم کے ساتھ پڑھتی تھیں۔ تلاوت کے دوران آواز میں خاص سوز ہوتا تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی کہ کلام الٰہی پڑھتے ہوئے تصویر بھی اتار لی اور ایک دفعہ والدہ محترمہ کی تلاوت کی آواز بھی ریکارڈ کر لی جو بفضلہ تعالیٰ میرے پاس محفوظ ہے۔ صحت کی حالت میں تو معمول یہ تھا کہ فجر سے بہت پہلے اٹھ جاتیں عبادت میں دعاؤں کے بعد بھی بہت دیر تک چارپائی پر بیٹھ کر اپنی زبان میں ہم سب کے لئے بہت دعائیں کرتی رہتیں جب اٹھتی تو ٹھنڈے ہاتھ میرے چہرے پر بھی پھیرتیں اور کہتیں کہ بیٹا اٹھو عبادت پڑھ لو۔ حقیقت یہ ہے کہ میرا احمدیت میں شغف اور احمدیت سے محبت میلان میں بہت زیادہ دخل والدہ محترمہ کا ہے۔

جسم میں دردیں اور جوڑوں میں سوجن وغیرہ تو لمبے عرصہ سے چلی آ رہی تھی پھر بھی جلسہ سالانہ ربوہ میں ضرور جاتیں جنوری 91ء شروع ہو چکا تھا بیماری بڑھتی جا رہی تھی جو کہ گزشتہ کم از کم چھ ماہ سے جاری تھی بعض دفعہ حوائج ضروریہ کے لئے بستر سے اٹھنے کی ہمت بھی نہ ہوتی اسی دوران ایک دن مجھے پاس بٹھا کر فرمایا کہ بیٹا میری زندگی کا کوئی پتہ نہیں فوت ہو جاؤں تو سارا انتظام بہت سادہ کرنا مجھے کوئی خوشبو وغیرہ نہ لگانا اور کوئی ذریعہ لے کر مجھے ربوہ لے جانا اور وہاں دفن کرنا۔ دوران بیماری فیصلہ کیا کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ لے جایا جائے چنانچہ میں اور میری چھوٹی ہمشیرہ نے والدہ محترمہ کو لا کر فضل عمر ہسپتال داخل کرا دیا۔ ڈاکٹر صاحبان نے بتایا کہ تھائیرئیڈ گلینڈ ختم ہو چکے ہیں جس کی وجہ سے سارا اندرونی نظام بگڑ گیا ہے اب یہ علاج راولپنڈی سے ممکن ہے۔ چنانچہ ساتویں دن فضل عمر ہسپتال سے والدہ صاحبہ کو واپس گاؤں لے گیا۔ کچھ دن بعد ایک عزیز کی کار میں راولپنڈی لے گئے۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجھ سے بڑے بھائی جو ان دنوں ائیر فورس میں تھے کے تعاون سے ملٹری ہسپتال میں داخل کروایا۔ وہاں بھی دن بدن طبیعت بگڑتی گئی۔ باوردی ڈاکٹر صاحبان کی کچھ پیش نہ گئی۔ اور کم و بیش سولہ دن بعد انہوں نے ملٹری ہسپتال سے فارغ کر دیا۔ 31۔ جنوری 91ء کو ہم والدہ محترمہ کو واپس گاؤں چک 36 جنوبی لے آئے 31۔ جنوری یکم فروری 1991ء کی درمیانی رات زلزلے کا سخت جھٹکا لگا۔

مرض الموت کا سخت مقابلہ کرتی ہوئی حلیم طبع۔ سادہ مزاج۔ قناعت پسند اور انتہائی صابر روح اگلے دن یعنی 2۔ فروری 91ء کو تقریباً صبح ساڑھے سات بجے اپنی سب سے چھوٹی بیٹی سے ایک چمچ پانی پی کر وہاں چلی گئیں جہاں آخر سب چلے جاتے ہیں (آج ساڑھے چھ سال ہو چکے ہیں۔ ایم ایچ راولپنڈی میں جبکہ خود موت و حیات کی حالت میں ہیں ایک دن فرمایا بیٹا سردی بہت ہے یہاں لنڈے بازار سے کوئی گرم مفلر لے لو اور سر ڈھانپ کر رکھو۔ بیمار نہ ہو جانا۔ وہ تو نہیں رہیں مگر ان کے ہر لحہ پر نظر دوڑاتا ہوں تو اچھائیاں ہی بکھری نظر آتی ہیں جو ہمیشہ رہیں گی۔

والدہ صاحبہ کا نام غلام فاطمہ محمود تھا جو کہ میاں غلام احمد جنجوعہ آف کوٹ رحمت خان ضلع شیخوپورہ کی بیٹی تھیں۔ خاکسار کے والد حکیم بشیر احمد محمود صاحب کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ 5

کتب عربی ادب اور بعض دوسرے مضامین کی کتب میں ہے۔ مثال کے طور پر کنز العمال، سنن دار قطنی، المصنف، جامع الاصول، فردوس الاخبار، اسد الغابہ، الاستیعاب، ابن اثیر، تاریخ طبری، خصائص الکبریٰ، الف لیلہ، سبع المعلقات، دیوان الحماسہ، وغیرہ۔ یہی وجہ ہے کہ جب کوئی محقق، مرتب، اور مصنف محولہ بالا کتب سے مستفید و مستفیض ہو کر کوئی تحقیق پیش کرے تو فقط ان کتب کے نام دینے پر ہی اکتفاء کرتا ہے۔ جو کہ نامکمل حوالہ بنتا ہے۔ چند ایک ایسے لوگ بھی ہیں جو کتاب کا نام دینے کے بعد مصنف وغیرہ کا نام بھی دے دیتے ہیں۔ لیکن باقی لوازمات۔ ایڈیشن، مقام طباعت، ناشر، سن اشاعت، اور متعلقہ صفحات۔ چھوڑ دیتے ہیں۔

2۔ دوسری بات جو اہل مشرق کا خاصہ ہے وہ یہ ہے کہ عموماً جو نئی کتب لکھی جاتی ہیں ان میں جن کتب سے استفادہ شامل کیا جاتا ہے ان کا ذکر تک نہیں کیا جاتا یا پھر حوالہ در حوالہ در حوالہ مسلسل پیرے اور عبارات نقل کر دی جاتی ہیں اور جب کوئی اعتماد کر کے اصل ماخذ تک پہنچتا ہے تو اصل بات کچھ اور نکلتی ہے۔ برصغیر میں بارہا یہ اب تک سامنے آ چکی ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ ایسے امور کا نام اگر علمی و ادبی خیانت رکھا جائے تو بے جا نہ ہو گا۔ ایسا کام صرف سستی اور محنت نہ کرنے کی وجہ سے سامنے آتا ہے۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے۔

جہاں تک اہل مغرب کا تعلق ہے تو یہ لوگ اس میدان میں بھی عنصر حاضر میں بقیہ دنیا کو مات دے چکے ہیں۔ وہ مطبوعہ مواد جو یورپ و امریکہ سے شائع ہوتا ہے اس کے بارے میں عمومی تاثر یہی ہے کہ زیادہ تر اصل ماخذ سے استفادہ کر کے لکھا جاتا ہے۔ پھر ان ممالک کی کتب میں حوالہ جات، حواشی، اور ببلیو گرافی مکمل قواعد و ضوابط کے ساتھ درج کی جاتی ہے۔ بلکہ وہ لوگ تو نت نئے انداز سے حوالے دے کر اپنی کاوشوں کو پیش کرتے ہیں اس سلسلہ میں الیکٹرانک میڈیا کا کما حقہ استعمال کر رہے ہیں۔ اگر حوالہ درج کرنے کے انداز سیکھنے ہیں تو ایسی کتب سے بھی سیکھے جا سکتے ہیں۔

3۔ حوالہ میں بنیادی طور پر ان عناصر کا ہونا ضروری ہے۔

1۔ مصنف، مرتب، مؤلف کا نام۔ 2۔ کتاب کا ٹائیٹل۔ 3۔ ایڈیشن نمبر۔ 4۔ مقام طباعت، 5۔ ناشر (پبلشر) 6۔ سن اشاعت۔ 7۔ متعلقہ باب یا صفحات۔ 8۔ کتاب ISBN نمبر (اگر موجود ہو تو) ان عناصر کا ذکر اگر اسی ترتیب سے کیا جائے تو حوالہ مکمل اور معیاری ہو جاتا ہے۔

بقیہ صفحہ 3

مہنگی نمائش لگی تھی جس میں انہوں نے ایک "مستقبل کا گھر" تعمیر کیا تھا۔ ان کی پیشگوئیاں بھی پوری نہیں ہو سکیں۔ ان کا تصوراتی گھر ایسا تھا جس میں ایک بٹن دبانے سے گھریلو آلات (Appliances) دیوار سے باہر نکل آتی تھیں۔ فرنیچر گھر میں گویا تیرتا پھرتا تھا۔ بچے ہاتھ منہ دھوتے وقت Sink کو بٹن دبا کر نیچا کر سکتے تھے۔ مختلف کمروں میں ایسے ٹی وی کی قسم کے آلات لگے تھے۔ (Telescreen Intercom) جن میں ہر کمرے کا مکین دوسرے کمرے والوں کو دیکھے اور سنے دیوار کے سائز کے ٹی وی، الٹراسانک ڈش واشر۔ پھر آب و ہوا تبدیل کنے کا سامان اور ہر چیز پلاسٹک سے بنی ہوئی۔

1964ء میں نیویارک میں General Motors Futurama کے نام سے نمائش لگی تھی جس میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ وہ قطب جنوبی، سطح سمندر میں اور صحراؤں میں بستیاں تعمیر کریں گے۔ لیکن یہ خواب بھی ابھی تک پورا نہیں ہو سکا۔

اب برٹش کام نے Technology Calender جاری کیا ہے جس میں مستقبل کی ایجادوں کا ذکر ہے۔ وہ کہتے ہیں آئندہ سال تک ایک ایسا چھوٹا سا وائرلیس (ریڈیو) ایجاد ہو جائے گا جو پیغام وصول بھی کرے گا اور بھیجے گا بھی اور اس کا سائز بازو پر باندھنے والی گھڑی (Wrist watch) کے برابر ہو گا۔ یہ چھوٹا سا بازو پر بندھا ہوا کمپیوٹر ہو گا۔ آپ نے جس شخصیت سے بات کرنی ہے اس کا صرف نام اسے بتا دیں اور وہ اس کا فون نمبر ڈائل کر دے گا۔ نیز وہ کہتے ہیں 33 سال میں ایک ایسا کمپیوٹر ایجاد ہو جائے گا جو براہ راست آپ کے دماغ کے ساتھ لگا ہو گا اور آپ کا کام صرف یہ ہو گا کہ آپ کوئی سوال سوچیں اور یہ سوچنے کی لہریں یا انرجی کو پڑھ کر آپ کو سوال کا جواب بتا دے گا۔ آپ صرف سوال سوچیں اور جواب وہ دے گا۔ چلئے امتحانوں کا جھنجھٹ بھی ختم ہوا۔ کورس کی کیسٹ اس میں ڈال دیں اور جس سوال کا چاہیں جواب حاصل کر لیں گویا وہی بات ہے۔

دل کے آئینے میں ہے تصویر یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

پہلی پیشگوئیاں تو پوری نہیں ہوئیں ان کا حال خدا جانے۔

(ماخوذ از ہیرالڈ 97-4-30، 97-5-1)

(الفضل انٹرنیشنل 3 اکتوبر تا 9 اکتوبر 1997ء)

OOO

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

ہفتہ 11- اکتوبر 1997ء

12-00 رات۔ اردو کلاس۔
1-00 طبی معاملات۔ از ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب۔ "فرسٹ ایڈ"۔
1-30 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
2-45 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ۔
4-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن۔ یو۔ ایس۔ اے۔ پروڈکشن۔ ایک عیسائی مشنری کے سوالوں کے جوابات۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 کمپیوٹر سب کے لئے۔ حصہ 28۔
9-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ۔
10-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 سرائیکی پروگرام
12-00 طبی معاملات۔ از ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 الفضل فورم۔ تعلیم۔
4-05 تلاوت۔ خبریں۔
4-30 چینی زبان سیکھئے۔
5-00 انڈونیشین پروگرام۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
7-00 چلڈرنز کلاس۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 عربی پروگرام۔
10-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ کوئز آئیڈیل پبلک سکول ربوہ۔ بمقابلہ الاحمد کیمرج اکیڈیمی۔ ربوہ۔
11-00 جرمن سروس۔

ملکہ الزبتھ صدر مملکت کو السلام علیکم کہیں تو کیا انہیں گرفتار کر لیا جائے گا، مسٹر جسٹس اجمل میاں کا ایڈووکیٹ جنرل استفسار

دکان میں کلمہ طیبہ آویزاں کرنے سے جذبات کیسے مجروح ہو سکتے ہیں

سپریم کورٹ نے 2 قادیانی ضمانت پر رہا کر دیئے

کلمہ طیبہ آویزاں کرنا کسی قانون کے تحت جرم نہیں شرعی عدالت قرار دے چکی ہے کہ غیر مسلم بھی خدا کی وحدانیت کا اعلان اور رسول کو سچا مان سکتا ہے، وکیل صفائی

کلمہ خدا کی وحدانیت اور رسول کی رسالت کا اقرار ہے۔ کوئی غیر مسلم آپ کو سلام کرے تو کیا کریں گے، مسٹر جسٹس ناصر اسلم زاہد کے ریمارکس

اسلام آباد (نیوز رپورٹر) سپریم کورٹ کے فل بنچ نے چونکی ضلع قصور کے دو احمدیوں کی درخواست ضمانت منظور کر کے انہیں رہا کرنے کا حکم دے دیا ہے فل بنچ سپریم کورٹ کے جج مسٹر جسٹس اجمل میاں کی سربراہی میں مسٹر جسٹس مختار احمد جونیجو اور مسٹر جسٹس ناصر اسلم زاہد پر مشتمل تھا قبل ازیں تعطیلات کے دوران مسٹر جسٹس سعید الزماں صدیقی نے انہیں ضمانت پر رہا کرنے کا حکم دیا تھا بدھ کے روز درخواست ضمانت کی سماعت کے موقع پر ایڈووکیٹ مجیب الرحمن نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ مقدمے کو اقتباس پر دفعات 245(ا) اور 245(ب) اطلاق ہوتی ہیں اور محض دکان میں کلمہ طیبہ آویزاں کرنا کسی بھی قانون کی کسی دفعہ کے تحت جرم نہیں ہے انہوں نے سپریم کورٹ کے ایک فیصلے کا حوالے دیتے ہوئے کہا کہ محض کلمہ طیبہ آویزاں کرنے سے

بقیہ نمبر 18 صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: 18 قادیانی رہا

کوئی جرم سرزد نہیں ہونا چاہئے ملزم قادیانی ہی کیوں نہ ہو جب تک کہ اس کے ساتھ دیگر عوامل شامل نہ ہوں جو اسے کسی جرم کی ذیل میں لاتے ہوں فاضل وکیل نے وفاقی شرعی عدالت کے ایک فیصلے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ شرعی عدالت قرار دے چکی ہے کہ غیر مسلم بھی خدا کی وحدانیت کا اقرار اور اعلان کر سکتا ہے اور رسول کو سچا مان سکتا ہے اور ایسا کرنے میں کسی غیر مسلم کو کوئی قانون یا شریعت منع نہیں کرتی اس دوران ایک موقع پر مسٹر جسٹس اجمل میاں نے ایڈووکیٹ جنرل نے استفسار کیا کہ اگر کوئی غیر مسلم آپ کو سلام کرے تو آپ کیا کریں گے مسٹر جسٹس ناصر اسلم زاہد نے استفسار کیا کہ کلمہ خدا کی وحدانیت اور رسول کی رسالت کا اقرار ہے اس سے کسی کے جذبات کیسے مجروح ہو سکتے ہیں فاضل جج نے استفسار کیا کہ اگر ملکہ الزبتھ صدر مملکت کو اسلام علیکم کہیں تو کیا انہیں گرفتار کر لیا جائے گا۔ ایڈووکیٹ جنرل ان استفسارات کے کوئی تسلی بخش جواب نہ دے سکے جس پر فاضل عدالت نے دونوں ملزمان کی درخواست ضمانت منظور کر کے انہیں رہا کرنے کا حکم دے دیا۔ واضح رہے کہ ایف آئی آر کے مطابق منیر الحق اور اس کے ساتھی پر الزام تھا کہ انہوں نے اپنی زرگری کی دکان میں کلمہ طیبہ آویزاں کر رکھا تھا اور اس طرح وہ اپنے دین کی تبلیغ کے مرتکب ہوئے تھے قبل ازیں مجسٹریٹ ضلع چونکی نے انہیں ضمانت پر رہا کرنے کا حکم دیا لیکن فاضل سیشن جج نے درخواست ضمانت منسوخ کر دی اور ہائیکورٹ نے سیشن کورٹ کا فیصلہ برقرار رکھا تھا۔

روزنامہ پاکستان لاہور ( ) 10 اکتوبر 1997ء

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 10- اکتوبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 21 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 31 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ کے فل بنچ نے پتوکی ضلع قصور کے دو احمدیوں کی درخواست ضمانت منظور کرکے انہیں رہا کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ فل بنچ مسٹر اجمل میاں مسٹر جسٹس ناصر اسلم زاہد اور مسٹر جسٹس مختار احمد جونیجو پر مشتمل تھا۔ قبل ازیں تعطیلات کے دوران مسٹر جسٹس سعید الزمان صدیقی نے انہیں ضمانت پر رہا کرنے کا حکم دیا تھا۔ درخواست ضمانت کی سماعت کے موقع پر ایڈووکیٹ مجیب الرحمٰن نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ محض دکان میں کلمہ طیبہ آویزاں کرنا کسی بھی قانون کی کسی دفعہ کے تحت جرم نہیں ہے فاضل وکیل صفائی نے کہا کہ شرعی عدالت بھی قرار دے چکی ہے کہ غیر مسلم بھی خدا کی وحدانیت کا اقرار اور اعلان کر سکتا ہے۔ اور رسول کو سچا مان سکتا ہے۔ اور ایسا کرنے میں کسی غیر مسلم کو کوئی قانون یا شریعت منع نہیں کرتی۔ اس موقع پر مسٹر جسٹس اجمل میاں نے ایڈووکیٹ جنرل سے استفسار کیا کہ اگر کوئی غیر مسلم آپ کو سلام کرے تو آپ کیا کریں گے مسٹر جسٹس ناصر اسلم زاہد نے استفسار کیا کہ کلمہ خدا کی وحدانیت اور رسول کی رسالت کا اقرار ہے اس سے کسی کے جذبات کیسے مجروح ہو سکتے ہیں فاضل جج نے استفسار کیا کہ اگر ملکہ الزبتھ صدر مملکت کو السلام علیکم کہیں تو کیا انہیں گرفتار کر لیا جائے گا۔ ایڈووکیٹ جنرل ان استفسارات کے کوئی تسلی بخش جواب نہ دے سکے۔

واضح رہے کہ منیر الحق اور ان کے ساتھی پر الزام تھا کہ انہوں نے اپنی زرگری کی دکان پر کلمہ طیبہ آویزاں کر رکھا تھا اور اس طرح وہ اپنے دین کی تبلیغ کے مرتکب ہوئے ہیں۔ مجسٹریٹ نے ضمانت قبول کر لی تھی لیکن سیشن جج نے ضمانت منسوخ کر دی اور ہائی کورٹ نے بھی سیشن جج کے فیصلہ کی تائید کی تھی۔

○ ایران کے روحانی پیشوا آیت اللہ علی خامنہ ای نے پاکستان کو خبردار کیا ہے کہ اگر اس نے ایرانی باشندوں پر قاتلانہ حملوں کے ذمہ دار افراد کو سزا نہ دی تو دونوں ملکوں کے تعلقات خراب ہو سکتے ہیں۔

○ ملکہ الزبتھ اپنے شوہر کے ہمراہ کراچی سے لاہور پہنچیں تو ان کا پرتپاک استقبال کیا گیا۔ گورنر شاہد حامد نے آگے بڑھ کر ان کو خوش آمدید کہا۔ اور ملکہ کا تعارف وزیر اعلیٰ شہباز شریف اور سپیکر پرویز الٰہی سے کروایا دو بچوں نے گلدستے پیش کئے۔ پھولوں کی پتیاں نچھاور کی گئیں۔

○ کراچی میں ملکہ الزبتھ نے مزار قائد پر حاضری دی اور عقیدت پیش کرنے کے لئے پھولوں کی چادر چڑھائی۔

○ پاکستان مسلم لیگ نے حکومتی سطح پر کارکردگی میں اضافہ کے لئے مسلم لیگی عہدیداروں اور کارکنوں کو ضلعی امور میں براہ راست فعال بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور ضلعی حکام کو پابند بنایا جا رہا ہے کہ وہ مفاد عامہ اور ترقیاتی سکیموں میں ان کی آراء اور تجاویز کی پابند ہوں گی۔ سرکاری عہدے بھی انہیں ملے گے۔ مختلف کمیٹیوں میں ان کی شرکت کو یقینی بنایا جائے گا۔ ارکان اسمبلی کارکنوں کے ماہانہ اجلاس بلائیں گے۔ اور رپورٹ پارٹی قیادت کو بھجوائی جائے گی۔

○ وزیر اعظم ہاؤس میں ایک اعلیٰ سطح کے اجلاس میں وزیر اعظم کو ملک کی معاشی صورت حال کے بارے میں بریفنگ دی گئی۔ اجلاس میں سنٹرل بورڈ آف ریونیو کی کارکردگی کو بہتر بنانے اور اس کی تنظیم نو کی ہدایات جاری کی ہیں۔ اور اس ادارے کی تنظیم نو کے لئے ایک خصوصی کمیٹی قائم کی گئی۔ جس کے سربراہ منصوبہ بندی کمشن کے ڈپٹی چیئرمین ڈاکٹر حفیظ پاشا ہوں گے۔ جبکہ ارکان میں سیکرٹری اسٹیبلشمنٹ۔ چیئرمین سی بی آر اور صدر حبیب بینک شامل ہیں۔

○ پاکستان نے بھارت کو عدم جارحیت کے سمجھوتہ کی جو پیشکش کی ہے وہ دونوں ملکوں کے درمیان اعتماد کی فضا کو بہتر بنانے کے لئے ہے۔ کشمیر کا مسئلہ حل کرنے کے لئے خطے میں امن قائم کیا جائے مذاکرات کے لئے اب گیند بھارت کے کورٹ میں ہے۔ سات لاکھ فوج کشمیریوں کو دبانے کے لئے مامور ہے۔ اگر وہ کسی ایک شہر سے فوجیں ہٹا رہا ہے تو کسی دوسری جگہ متعین کر رہا ہو گا۔ شیخ عبداللہ کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ نکالے گئے سفارت کار کی سرگرمیاں اس کے منصب کے منافی ہیں۔ حرکتہ الانصار یا الفاران سے پاکستان کا کوئی تعلق نہیں۔

○ حکمران جماعت مسلم لیگ کی اتحادی عوامی نیشنل پارٹی نے عدلیہ سے حکومتی محاذ آرائی کو بلا مقصد' غیر معقول قرار دیتے ہوئے اس سے لاتعلقی ظاہر کی ہے۔ اجمل خٹک نے کہا ہے کہ عدلیہ حکومت محاذ آرائی پر عوام میں تشویش پائی جاتی ہے۔

○ برطانیہ نے کہا ہے جب تک کشمیر کے مسئلہ کا کوئی منصفانہ حل تلاش نہیں کر لیا جاتا پاکستان اور بھارت کے درمیان بات چیت میں پیش رفت ہونا مشکل ہے۔ برطانوی وزیر خارجہ کک نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے تعلقات کو معمول پر لانے کی راہ میں بڑی رکاوٹ کشمیر کا تنازعہ ہے۔ ہم اسے حل کرانے کے لئے تیار ہیں۔ نئی دہلی میں یہ معاملہ اٹھائیں گے۔

○ امریکی ٹی وی کی رپورٹ کے مطابق بھارتی فوج میں اختلاف کے باعث پاکستان کے ساتھ جنگ ہوتے ہوتے رہ گئی ہے۔ پاکستان کے ساتھ مذاکرات پر بھارتی فوج نے عدم اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے جھڑپوں میں شدت پیدا کر دی تھی۔

○ چیف جسٹس آف پاکستان جسٹس سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ حکومت ایک جج کے خلاف کارروائی کرنا چاہتی ہے تو اس کے پاس آئینی طریق کار موجود ہے۔ سفارشات پر من و عن عمل کیا جائے۔ اخباری ذرائع کے مطابق حکومت نے چیف جسٹس کو آگاہ کر دیا ہے کہ سفارشات پر عمل درآمد ملکہ کے دور کے بعد ہو گا۔

○ پنجاب کے تمام ثانوی تعلیمی بورڈوں کے چیئرمین' سیکرٹری اور کنٹرولر تبدیل کر دیئے گئے ہیں۔

○ وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ خالی خزانہ بھر رہا ہے معیشت کی بحالی کے بغیر سیاسی استحکام نہیں آسکتا۔ افراط زر کی شرح 14 سے کم ہو کر 9 فیصد رہ گئی ہے۔ زرمبادلہ کے ذخائر 140 کروڑ ڈالر تک پہنچ گئے ہیں۔ جو بے نظیر دور سے اڑھائی گناہ زیادہ ہے۔

○ سرائے مغل میں پولیس اور ڈاکوؤں کے مقابلہ میں دو ڈاکو ہلاک اور ہیڈ کانسٹیبل زخمی ہو گیا ہے۔

○ ملکہ الزبتھ کے دورہ پاکستان پر بی بی سی نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ ملکہ کے آنے سے حکمران طبقہ خوش ہے۔ مگر دانشور نہیں۔

○ جمیعت علماء اسلام کے سرپرست اعلیٰ مولانا محمد اجمل خان نے کہا ہے کہ صدر اور وزیر اعظم سمیت دیگر شخصیات کا ملکہ الزبتھ سے ہاتھ ملانا غیر شرعی ہے۔

○ امریکہ نے کشمیر میں برسرپیکار پاکستان کی اسلامی تنظیم "حرکت الانصار" سمیت دنیا بھر کی 30 تنظیموں کو دہشت گرد قرار دے دیا ہے ان میں 15 تنظیمیں عالم اسلام سے تعلق رکھتی ہیں۔ امریکی حکومت نے کہا ہے کہ پاکستان "حرکت الانصار" کی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھے اسے فنڈز اکٹھے کرنے سے روکا جائے۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ پانچ روزہ سرکاری دورہ پر سعودی عرب روانہ ہو گئے ہیں۔ جبکہ صدر مملکت نے قائمقام چیف جسٹس اجمل میاں کو مقرر کیا ہے۔

بقیہ صفحہ 1

نہیں بلکہ تمہیں کم از کم سات سوگنا ہو کر ملے گا اور اس سے زیادہ کوئی حد بندی نہیں۔ پھر حضرت مسیحؑ کہتے ہیں وہ غلہ کو کوئی کیڑا نہیں کھا سکتا۔ مگر (کلام الٰہی) کہتا ہے کہ صرف کیڑے سے ہی محفوظ نہیں رہتا بلکہ ایک سے سات سوگنا بڑھ جاتا ہے۔

(از خطبہ 10- اگست 1917ء)

بچت - بچت - بچت

اب ہم نے اپنے کرم فرماؤں کیلئے شادی بیاہ کی جدید ورائٹی پر بھی سیل شروع کر دی ہے۔ صرف 15 نومبر تک فائدہ اٹھائیں نیز فینسی جاپانی سوٹ پرنٹ میچنگ سادہ مکمل ورائٹی سیل میں خریدیں۔

باجوہ کلاتھ سٹورز گولبازار ربوہ
فون : 568

مہنگائی کے دور میں احمدی بھائیوں کیلئے خوشخبری
اب
نئی انتظامیہ کے ساتھ
نیو محمود ٹیلیویژن کمپنی
21 - مال روڈ - لاہور

• احمدیہ ٹیلیویژن فری سیٹ کروائیں
• صرف 50 روپے ونڈ چارجز ادا کریں اور 100٪ رزلٹ حاصل کریں
• 8 فٹ کی سپیشل ڈش برائے احمدیہ ٹیلیویژن پر 15 فٹ کی ڈش کا رزلٹ حاصل کریں۔

7235175 - 7125089 - 7226508
7355422

(SOLACE) ہومیوپیتھک تحقیق کا نچوڑ

اوبیسی ٹیکس : موٹاپا کم کرنے کیلئے
لیکوریکس : لیکوریا کا مؤثر علاج
سپرمیکس : تولیدی جراثیم کی افزائش کیلئے
فلیچولیکس : تیزابیت، کھٹے ڈکار، معدہ پہ بوجھ
بیڈیوریکس : بول بستری کیلئے

رابطہ : ایف بی ڈسٹری بیوٹرز راجیکی روڈ ربوہ
فون : 766-04524
ربوہ میں ہومیو ادویات کے ہول سیل ڈیلرز